© rasailojaraid.com

آخری قسط

ڈاکٹر وحید الدین*

عدل اور عدلیہ

اس وقت ملک عدالت عظمیٰ کے بحران میں پھنسا ہوا ہے اس تناظر میں زیر نظر مقالہ میں اسلام کے نظام عدل و عدلیہ پر روشنی پڑتی ہے۔ ....(ادارہ)

دیگر فقہائے کرام: عدالت کو ایک شخص کسی مقدمہ میں مطلوب ہے تو قاضی مطلوبہ شخص کی طرف اپنا نمائندہ بھیجے اگر وہ نہ آئے تو قاضی پہلے اس کے گھر کی تلاشی لے اور پھر اس کے گھر کے گرد پہرہ بٹھا دے اور اگر کافی مدت گزر جانے کے بعد وہ گھر سے نہ نکلے تو قاضی کو اس کا مکان منہدم کرنے کی بھی اجازت ہے۔ کیونکہ یہ شخص سلطان کا معاند ہے۔ نیز قاضی اچانک چھاپہ مار کر بھی ملزم برآمد کر سکتا ہے اور اس کیلئے خصوصی اعوان عدالت کی خدمات حاصل کر سکتا ہے[۳۴]

ان فقہی آراء و اقوال سے یہ بات ثابت ہوگئی اگر کوئی ایک فریق مقدمہ یا گواہ عدالت کے طلب کرنے پر عدالت میں پیش ہونے سے پس و پیش کرے تو اسے تعزیری سزا دی جاسکتی ہے۔ چنانچہ اسے پولیس اور انتظامیہ کے ذریعے حاضری پر مجبور کیا جائے گا اور اس کے خلاف عدالت میں حاضر نہ ہونے کا دعویٰ قائم کر کے دو گواہوں کی گواہی پیش کی جائے گی کہ اس نے عدالت میں حاضری سے عمداً پس و پیش سے کام لیا اور جب تک الزام ثابت نہ ہو جائے تب تک اسے سزا نہیں دی جاسکتی نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ بیلف اور پولیس کے قول پر اعتماد نہ کیا جائے اس عدم اعتماد کی وجہ دو گواہوں کی گواہی ضروری قرار دی گئی ہے۔ اگر پولیس اور بیلف کے قول کا اعتبار کیا جاتا تو دو گواہ ضروری قرار نہ دیئے جاتے، ہاں اگر وہ عدالت میں کوئی حرکت آداب عدالت کے خلاف کرتا ہے تو اس صورت میں دعویٰ قائم کرنے کی ضرورت ہے اور نہ گواہوں کی بلکہ قاضی اپنے علم کے اعتماد پر زجر، ضرب یا حبس کی تعزیری سزا ایسے جرم پر دینے کا مجاز ہے جو عدالت کے اندر خلاف آداب عدالت کیا گیا ہو۔ ۲۔ ۳ عدالت میں جھوٹی شہادت اور جھوٹا بیان دینا توہین عدالت کے زمرے میں آتا ہے، تفصیل شہادت کے مبحث میں دیکھیں۔

---

* چیئر مین شعبہ عربی، علوم اسلامیہ و تحقیق گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عدالت میں بے ہودہ گوئی

احناف فقہائے امت قاضی علاء الدین الطرابلسی اگر عدالت میں ایک فریق نے دوسرے کو گالی دی یا اور قسم کی ایسی حرکت کی جو موجب توہین عدالت ہو تو حاکم حسب صواب دید' خود اس کو قید کی سزا دے سکتا ہے۔ (۳۵)

حنابلہ: ابن قدامہ: ولہ ان ینتھزا لخصم اذا التوی ویصح علیہ وان استحق التعزیر یعزرہ بما یری من ادب وحبس وان افتات علیہ بان یقول حکمة علی بغیر الحق اداز تشیت فلہ تادیبہ وان یرأ المنکر بالیمن قطعھا علیہ وقال البینة علی خصمک فان عاد تھرہ فان عاد نھرہ ان رای وامثال ذالک مما نیہ اساء الادب فلہ مقابلہ فاعلہ ولہ العفو۔ (۳۶)

ترجمہ: اگر مقدمہ کا کوئی فریق مقدمہ میں رخنہ اندازی یا ہیر پھیرا کرے تو قاضی کو حق حاصل ہے کہ اسے منع کرے اور ضرورت پڑنے پر اپنی صوابدید کے مطابق صرف حبس کی سزا دے اور اگر وہ قاضی پر خلاف حق فیصلے کرنے یا رشوت لینے کا الزام عائد کرے تو اسے تادیبی کاروائی کا حق حاصل ہے اگر منکر پہلے قسم اٹھانا چاہے تو اسے روک دے اور کہے کہ تمہارے مخالف کے ذمہ گواہی ہے (تمہاری باری اس کے بعد آئے گی) اور اگر وہ دوبارہ قسم اٹھائے اور قاضی کی بات پر توجہ نہ دے تو قاضی اسے ڈانٹ سکتا ہے اور اگر وہ سہ بارہ ایسا کرے تو وہ اپنی صوابدید پر اسے تعزیری سزا دے سکتا ہے اور اگر اس قسم کی کوئی اور خلاف آداب عدالت کا کام کرے تو قاضی کو اس میں معاف کرنے اور اپنی صوابدید کے مطابق تعزیری سزا دینے کا حق حاصل ہے۔ اگر کسی مقدمہ کا کوئی فریق کسی معاملہ میں مشکلات پیدا کرے تو قاضی اس کو جھڑک سکتا ہے اگر وہ سزائے تعزیر کا مستحق ہے تو قاضی اس کو مناسب جسمانی یا قید کی سزا بھی دے سکتا ہے اگر کوئی شخص قاضی کی بدتمیزی کرے مثلاً یہ کہے کہ تم نے میرے خلاف جو فیصلہ دیا ہے وہ مبنی برحق نہیں ہے یا تم نے رشوت لی ہے تو قاضی اس شخص کو سزا بھی دے سکتا ہے اور معاف بھی کر سکتا ہے۔ (۳۷)

مالکیہ: اب الماجشون اور فطرت: واذا اسرع بغیر حجة مثل قولہ یا ظالم یا فاجر ونحو ذلک زجرہ عنہ ویضرب فی مثل ھذا الاان تکون فتنة من ذمی مروة فینھاہ۔ (۳۸)

اور اگر کوئی خصم بلا دلیل قاضی کو ظالم' فاجر یا اس طرح کے برے القاب سے مخاطب کرتا ہے تو وہ اسے ڈانٹ بھی سکتا ہے۔ اور اگر اس سے اہل مروت میں فتنہ کا اندیشہ ہو تو محض منع کرنے پر اکتفا کرے۔

ابن فرحون: ان القیام والحق فیہ للہ عزوجل فلا یحل للقاضی ترکہ لان السباب انتھاک الحرمة مجلس القاضی والحکم (۳۹)

اس میں حق اللہ کا تعلق ہے اس لئے قاضی کو اس حق کا چھوڑنا جائز نہیں کیونکہ گالی گلوچ مجلس قاضی اور فیصلہ دونوں کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہتک عزت ہے۔

احمد السرر ودیر: اگر کوئی شخص مجلس عدالت میں قاضی کے فیصلہ کو برا کہے مثلاً یہ کہے کہ آپ کا یہ فیصلہ غلط ہے یا آپ ناحق فیصلہ کرتے ہیں یا آپ رشوت لیتے ہیں یا مثلاً یہ کہے اگر میں کوئی بڑا آدمی ہوتا' یا آپ کو روپیہ دیتا' تو آپ میرے حق میں فیصلہ کر دیتے۔ یا میری گواہی قبول کر لیتے یا ایسی ہی کوئی اور بات کہے (اب سب صورتوں میں اس شخص کی تادیب کی جاسکتی ہے) (وفی الحاشیہ) اگر عدالت سے باہر ایسی کوئی بات کہے تو پھر اس کو قاضی خود کوئی تادیب نہ کرے بلکہ کسی اعلیٰ عدالت کو معاملہ بھیج دے تاہم بہتر یہی ہے کہ معاف کر دے۔ (۴۰)

محمد بن عرفہ: وتادیب من اساء ای کقوله ظلمتنی اوکتریت علی وقال ابن عبد السلام یجب التادیب لحرمة الشرع وکذلک اذا ساء علی غیره ای کشاهد اوخصم کان الادب واجبا (۴۱)

اور جو شخص قاضی سے بدتمیزی کرے مثلاً یہ کہے کہ تم نے مجھ پر ظلم کیا ہے یا مجھ پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔ تو قاضی اسکے خلاف تادیبی کارروائی کرسکتا ہے۔ ابن عبد السلام کہتے ہیں کہ شریعت کا احترام برقرار رکھنے کیلئے تادیبی کارروائی ضروری ہے۔ نیز اگر کسی اور سے بھی اگر بدتمیز کرے مثلاً گواہ سے یا فریق مخالف سے تو بھی تادیبی کارروائی واجب ہوگی۔

فقہ اسلامی میں یہ تحفظ صرف قاضی کی ذات کو حاصل نہیں بلکہ گواہوں اور فریق مخالف کے ساتھ عدالت میں زیادتی کی صورت میں یہ تحفظ انہیں بھی حاصل ہوگا' قاضی اپنی ذات کے لئے درگزر کرنا چاہے تو کر سکتا ہے مگر گواہوں اور کسی فریق کے ساتھ ہونیوالی زیادتی کو وہ معاف نہیں کر سکتا بلکہ وہ اس کا نوٹس لے اور متعلقہ شخص کو سزا دے۔

شوافع: علامہ ماوردی: فینهی القاضی الخصم عن لرده ولا یبدأبه قبل النهی بزجر فان کف بالنهی کف عنه وان لم یکن عنه قابله وغلبه بالزجرو الزبر قولاً لا تتعداء الی ضرب ولا حبس ویکون زجره وزبره معتبرا من وجهلین احدهما بحسب لرده والثانی علی قرر منزلته ذان لم یکف بالزجر بعد الثانیة حتی عاد الیه ثالثه جاز ان یتجاوز زواجر الکلام الی الضرب والحبس تعزیرا داد بایحتهر فیه حسب الرود' وعلی قرر المنزلة فان کان فی لرده شتم وفحش وکان غمرا اسفیها ضربه امابالعصعا اوبالنفل علی مقداره وان کان لرده تمانعاً من الحق وخروجا من الواجب (۴۲)

ترجمہ: قاضی فریق مقدمہ کو بدتمیزی اور توہین سے منع کرے اور منع کرنے سے پہلے اس کو ڈانٹنے سے پرہیز کرے' اگر وہ منع کرنے سے رک جائے تو قاضی مزید کارروائی نہ کرے اور اگر نہ رکے تو قاضی اس کو زجر و ڈانٹ پلا سکتا ہے۔ لیکن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مارنے اور قید کرنے کا بھی قاضی کو اختیار نہ ہوگا۔ قاضی کو زجر دو طرح سے معتبر ہوگی ایک اس کی بدتمیزی اور اہانت کے مطابق دوسرے اس کے مقام کے مطابق اگر دوسری مرتبہ وہ ڈانٹ ڈپٹ سے بھی باز نہ آئے اور تیسری مرتبہ بھی خلاف آداب عدالت حرکت کا ارتکاب کرے تو قاضی اس کے توہین آمیز رویے اور اس کی پوزیشن دونوں کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے اجتہاد سے تعزیراً اس کو ضرب اور حبس کی سزا دے سکتا ہے' چنانچہ اگر اس کی بدتمیزی گالی گلوچ اور بدگوئی کی شکل میں ہو اور آدمی بھی بد دماغ اور بیوقوف ہو تو اسے بقدر جرم ڈنڈے یا جوتے سے مار سکتا ہے اگر اس کا جھگڑا اور توہین آمیز رویہ حق سے روگردانی اور فرض سے فرار تک محدود ہو اور وہ خاموش ہو تو اسے گرفتار کردے۔

ماوردی کا یہ استدلال اس فرمان الٰہی سے ہے۔

وتنذر به قوما لدا اس کے ذریعے آپ جھگڑالو قوم کو ڈراتے ہیں۔

زاد المحتاج: یجوز له تعزیرا من اساء الادب علیه فیما یتعلق باحکام کقوله حکمت بالجور ونحوه (۴۳)

قاضی کے فیصلوں کے سلسلے میں جو شخص بے ادبی کا مرتکب ہو مثلاً اس پر ظلم کا الزام لگائے تو قاضی اسے تعزیری سزا دے سکتا ہے۔

ماحصل: فقہائے کرام کا اتفاق ہے ہر وہ شخص جو مجلس قضاء کے آداب کی خلاف ورزی کرے یا عدالت میں قاضی کے سامنے جھوٹی شہادت دے یا قاضی' عدالت اور گواہوں کے وقار کے خلاف کوئی حرکت کرے اور فیصلہ کے عمل درآمد یا عدالت میں پیشی کے سلسلہ میں قاضی کا حکم نہ مانے اور ہر وہ کام جس سے عدالت کی کارروائی میں مداخلت ہو یا عدالت کے وقار کو دھچکا لگے ان تمام صورتوں میں عدالت کی توہین متصور ہوگی اور اس کا مرتکب سزا کا مستحق ہوگا۔ (۴۴)

عدالتی فیصلوں کا ریکارڈ:

اگرچہ معاملات کا لکھ لینا یعنی کتابت قرآن کریم سے ثابت ہے اس لئے فیصلوں کے قلمبند کرنے کی وجہ موجود ہے لیکن عدالتی فیصلوں کا قلم بند ہونا حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں شروع ہوا ہے۔ محمود بن محمد عرنوس تاریخ القضاء فی الاسلام میں لکھتے ہیں خلفائے راشدین میں اور دوسرے بنی امیہ کے زمانہ میں محکمہ عدالت کی ابتدائی باقاعدہ تدوین اور نشوونما ہو رہی تھی۔ فیصلوں کو قلمبند کرنے کی ضرورت نہ تھی' جھگڑے والے لوگ قاضی سے استفتاء کرتے اور قاضی فیصلہ کردیتے اور اس پر عمل ہو جاتا تھا لیکن آہستہ آہستہ نئے حالات پیدا ہوتے گئے۔ (۴۵)

محمد بن یوسف کندی تاریخ قضاۃ مصر میں لکھتے ہیں: سلیم بن عتر حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مصر کے قاضی تھے' ان کے پاس کوئی وراثت کا مقدمہ پیش ہوا۔ سلیم بن عتر نے ان وارثوں کے حقوق کا فیصلہ کردیا لیکن اس کے بعد پھر ان دونوں نے اس فیصلہ میں شک وشبہ کیا اور ایک دوسرے سے انکار کرنے لگے کہ قاضی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صاحب نے اس طرح فیصلہ نہیں کیا تھا بلکہ یوں فرمایا تھا۔

انہوں نے عدالت کی طرف رجوع کیا تو قاضی صاحب نے پھر فیصلہ کیا اور اس فیصلہ کو کاغذ پر لکھ کر گواہی بھی کرادی یہ گواہ فوج کے عہدہ دار تھے اس لحاظ سے مصر میں سب سے پہلے انہوں نے فیصلوں کو قلمبند کیا۔

سلیم بن عتر تابعین کے طبقہ اولیٰ میں سے ہیں اور بڑے عبادت گزار بزرگ تھے۔ کثرت عبادت کی وجہ سے ناسک کے لقب سے مشہور ہوگئے۔ ۴۰ء میں عہدہ قضاء پر مامور ہوئے۔ بیس سال اس عہدہ کی خدمات عمدگی سے ادا کیں۔ ۶۵ء میں بمقام دمیاط وفات پائی تاریخ میں یہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے فیصلوں کو کتابی صورت میں قلمبند کرایا۔ (۴۶)

مصادر و مراجع

(۱) اسلام میں مقننہ قانون سازی میں خود مختار نہیں' بلکہ وہ شرعی اصول وضوابط کی پابندی ہوگی اور عدلیہ بھی بایں معنی خود مختار نہیں بلکہ فقط اسلامی اصولوں کی روشنی میں فیصلہ کرنے کی مجاز ہے۔

(۲) المائدہ ۵:۴۹ (۳) المائدہ ۵: ۴۸ (۴) المائدہ ۵

(۵). امام مسلم ابوالحسین مسلم بن الحجاج القیردی بن مسلم ابن ورد بن شان نیشا پوری الشافعی ۲۶۱ھ : مسلم فی الحدود' باب رجم الیهود' ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی ۲۷۵ھ : ابودائود فی الحدود باب رجم الیهود'میرمحمد کتب خانه کراچی' جامع الاصول' ج۳' ص۵۴۵۔ (۶) بحواله احبار' باب ۲۰' استثناء' باب ۲۲۔۲۳۔۱۴

(۷) مصنف عبدالرزاق' لابی بکر عبدالرزاق بن همام الصنعائی ۲۲۱ھ :تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی ج ۹۔المکتب الاسلامی بیروت' ص ۴۲۶۔ مجمع الزوائد منبع الفوائد' ج ۶' دارالکتاب العربی' بیروت لبنان ص ۲۸۹۷۔ الهیشمی حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ۸۰۷ھ : امام احمد بن حنبل الشیبانی ابو عبدالله احمد بن محمد حنبل بن هلال الشیبانی ۲۴۱ھ : مسند امام احمد' ج ۱ مصر' ۱۳۱۳' ص ۱۴۱۔

(۸) ابوداؤد فی الدیات والنسائی فی القسام والمصنف

(۹) المصنف' ج ۴' ص ۴۶۸

(۱۰) ابن اثیر علی بن محمد ۶۳۰ ھ : تاریخ الکامل ج ۲' دارالکتاب العربی بیروت' ص ۱۰۴

(۱۱) طبقات بن سعد' ج ص۳' ص ۱۸۲' مصنف عبدالرزاق' ج ۱۱' ص ۳۳۶' الکامل لابن الثیر ج ۲' ص ۱۶۰ (۱۲) محمد شهیر ارسلان: القضاء والقضاۃ' ص ۲۰۴

(۱۳) القضاء والقضاۃ ص ۲۱۳ (۱۴) الکامل لابن اثیر' ج ۳' ص ۳

(۱۵) القضاء والقضا' ص ۱۸۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱۶) کنز العمال' ج۱۳ بحواله ابن ابی دائود' ابن عساکر' ص ۸۳
(۱۷) فتاوی قاضی خان برحاشية عالمگيری' ج ۲ ' : الشيخ نظام وجماعت من العلماء' هند تاليف بحكم جلالة الملك المعظم السلطان محمد اورنگ زيب عالمگير ملك الهند' الفتاوی الهنديه (فتاوی عالمگيری) بلوچستان بك ڈپو ۱۴۰۵ھ : ۱۹۸۵ء' ص ۴۴۹' عالمگيری' ج۳ ص۳۱۹
(۱۸) جسٹس امير علی : هسٹری آف سارا سنز' مطبوعه لندن' ص ۶۲
(۱۹) الماوردی ابوالحسن بن محمد بن حبيب البصری الشافعی ۴۵۰ھ الاحکام السلطانيه. دارالكتب العلمية' بيروت' ص ۶۵
(۲۰) فتاوی قاضی خان بر حاشية عالمگيری' ج ۲' ص ۴۴۹' عالمگيری' ج ۴' ص ۳۱۸
(۲۱) الكامل لابن اثير' ج ۳' ص ۳۰۔ (۲۲) النسآء (۴) : ۶۵
(۲۳) ظفراحمد عثمانی القرآن الحكيم ترجمه وتفسير بيان القرآن اختصار شده' ص ۷۹
(۲۴) مولانا مفتی محمد شفيع' معارف القرآن' ج۲' ص ۴۶۰
(۲۵) ممد بن خلف بن حيان المعروف بوكيع:اخبار القضاة ۳۰۶ھ : ج ۳' عالم الكتب بيروت' ص ۳۱۳
(۲۶) الاستاذ ادم متز : كتاب الحضارة الاسلاميه' ص ۳۵۷۔ دكتور منير: طبعات المجتمع الاسلامی' ص ۴۱۲
(۲۷) الخصاف حسام الدين عمر بن عبدالعزيز ۵۳۶ھ: والمعروف بصدر الشهيد: شرح ادب القاضی ج۲' مطبعة الارشاد بغداد۔۱۹۷۷ء ص ۱۲۶۔ الفتاوی الهندية' ج۳' ص ۳۲۱۔ ادب القاضی للماوردی' ج۲' ص ۳۶۰۔ السرخسی' علامه السرخسی محمد بن احمد بن ابی سهل السرخسی شمس الأئمة الحنفی ۵۰۰ھ : المبسوط' ج۱۶' دارالمعرفت' بيروت لبنان' ص ۶۴۔
(۲۸) النور (۲۴) : ۴۸۔
(۲۹) الجصاص' امام الجصاص ابوبكر احمد بن علی الرازی الجصاص الحنفی ۴۷۰ھ احكام القرآن ۔ ج ۲' دارالكتب العربی' بيروت۔ ۱۳۳۵ھ: ص ۳۲۹ (۳۰) النور(۲۴) : ۵۱
(۳۱) احكام القرآن للجصاص' ج۲' ص۳۲۹۔ ابن فرحون برهان الدين بن ابراهيم بن علی بن ابی القاسم بن محمد بن فرحون المالكی ۲۹۹ھ: تبصرة الحكام فی اصول الاقضية ومناهج الاحكام ج۱' ص دارالكتب المكتبة بيروت.
(۳۲) ابن ابی الوم شهاب الدين ابواسحاق ابراهيم بن عبدالله المعروف بابن ابی الدم الحموی الشافعی ۶۴۲ھ: كتاب أدب القضاء من دار الفكر' دمشق' ص ۳۱' ۱۳۲
(۳۳) روضة القضاة' ج۱' ص ۱۷۳۔ الطرابلسی قاضی علاء الدين ابی الحسن علی بن خليل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الطرابلسی الحنفی ۸۴۳ھ : معین الحکام فی مایتردد بین الخصمین من الاحکام مصطفی البابی الحلبی' مصر ۱۳۱۰ھ : ص ۹۹

(۳۴) روضۃ القضاۃ: ج ۱' ص۱۷۵' الفتاوی الھندیۃ' ج۳' ص ۳۳۶' ادب القاضی للخصاف' ج ۲' ص ۳۲۶' ابن قدامہ المقدسی شمس الدین عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن قدامہ الصالحی الحنبلی ۶۵۲ھ : المغنی لابن قدامہ' ج ۱۱' دارالکتاب العربی' بیروت ۱۹۶۷ء ص ۴۰۲۔ تبصرہ الحکام' ج۱' ص ۲۴۳۔ ابن الخطاب ابوعبداللہ محمد بن محمد بن عبدالرحمن الطرابلسی المالکی ۹۵۶ھ : مواھب الجلیل شرح مختصر خلیل' ج ۶' مکتبہ النجاح لیبیا: ص ۱۴۵۔

(۳۵) معین الحکام (۳۶) المغنی مع الشرح الکبیر' ج۱۱' ص ۳۸۶

(۳۷) المغنی لابن قدامہ' ج ۹' ص ۴۳۔۴۴

(۳۸) تبصرۃ الحکام' ج ۱' ص ۳۴

(۳۹) تبصرۃ الحکام' ج ۱' ص ۳۴

(۴۰) الدر دیر ابوالبرکات احمد بن محمد بن احمد الدردیر المالکی ۱۲۰۱ھ : الشرح الصغیر' ج۴' دارالمعارف' مصر' طبع قاھرۃ ص ۱۹۴۔۱۹۵

(۴۱) الدسوقی' الشیخ محمد ابن عرہ ا لدسوقی المالکی ۱۲۳۰ ھ : حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر' ج ۴' دارالفکرک بیروت' ص ۱۱۸۔

(۴۲) ادب القاضی للماو ردی' ج ۱' ص ۲۵۴

(۴۳) المبسوط للسرخسی' ج ۱۶' ص۶۴' الفتاوی الھندیۃ' ج۳' ص۳۲۱۔ معین الحکام' ص ۹۷۔ شرح ادب القاضی للخصاف' ج۲' ص ۳۳۵' حاشیہ الدسوقی' ج۴'ص۱۱۸۔ امام مالک ابوعبد اللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر التیمی ۱۷۹ھ : عن روایۃ سنجنون عن ابی القاسم عن مالک: المدونۃ الکبری' ج ۵' مطبعۃ خیریۃ مصر' ۱۳۲۲' ص ۱۴۴۔ احمد بن یحییٰ بن مرتضیٰ ۸۴۰ھ :ا لبحر الزخار' ج۶' المطبع مؤسسۃ الرسالۃ' بیروت' ص ۱۲۱۔ المغنی' ج ۱۱' ص ۳۸۷' کتاب ادب القضاء لابن ابی الدم' ص ۸۹۔ الشیخ عبداللہ بن الشیخ حسن الحسن الکوھجی: زاد المحتاج' ج ۴' الشئون الدینیہ' قطر' ص ۵۳۱۔

(۴۴) معین الحکام للطرابلسی' ص ۲۰

(۴۵) الشیخ محمد عرنوس: تاریخ القضاء فی الاسلام بعرنوس' المطبعۃ الاحلیہ الحدثیۃ' القاھرۃ

(۴۶) الکندی' ابوعمر محمد بن یوسف المصری ۳۵۰ھ : تاریخ قضاۃ مصر۔

© rasailojaraid.com